وهابی
دیوبندی میٹرکس

مع رضاخانی میٹرکس کا جواب

www.islamimehfil.com

Presented by Mughal

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ناظرین ہم اپنے اس مضمون میں وہابی دیوبندیوں کے اعتراضات کے جوابات تو دیں گے ہی مگر ساتھ میں ان کے عقائد کا خلاصہ بھی کرنے کی کوشش کریں گے اور ہم کوشش کریں گے آپ کو ان وہابی دیوبندی کا اصل چہرہ دِکھا سکیں اور ان کے مذہب کی اندر کی بات آپ کو بتائیں۔ ہماری یہ کاوش ان لوگوں کے لیے بہت مفید ہے جو ان وہابی دیوبندیوں کے متعلق اتنا زیادہ علم نہیں رکھتے ہیں۔ اس مضمون میں ہم مختصر طور پر ان کے عقائد کا پردہ چاک کریں اور اپنے آئندہ مضامین بھی کوشش کریں گے کہ ان کے گندے عقائد کے جال سے آپ کو خبردار کرتے رہیں۔

وہابی دیوبندی دیومیٹرکس ہے کیا؟

یہ اصل میں ایک جال ہے جو اسماعیل دہلوی اور کچھ دیوبندی مولویوں نے مل کر بنایا، اور یہ جال تیار کرنے والے شکاری خود اسی جال میں پھنس کر مر گئے۔

وہابی دیوبندی میٹرکس کا ثبوت:

"سن لو حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے اور بہ قسم کہتا ہوں میں کچھ نہیں ہوں مگر اس زمانے میں ہدایت و نجات موقف ہے میرے اتباع پر" (تذکرۃ الرشید، ص 17، جلد 2)

آپ نے پڑھا حق تو وہی جو رشید گنگوہی کی زبان سے نکلتا ہے یعنی حق بھی حق ہونے کے لیے رشید گنگوہی کی زبان کا محتاج ہے "اس (تقویۃ الایمان) کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین سلام ہے" ۔ (فتاوی رشیدیہ، ص 221) یہ کتاب اس وہابی دیوبندی میٹرکس کی بنیاد اور اہم جزو ہے

وہابی دیوبندی میٹرکس ایک خطرناک چیز:

اسماعیل دہلوی نے اس بات کا خود اقرار کیا ہے وہ کہتے ہیں "میں جانتا ہوں کہ اس (کتاب تقویۃ الایمان) میں بعض جگہ ذرا تیز الفاظ بھی آ گئے ہیں اور بعض جگہ تشدد بھی ہو گیا ہے مجھے اندیشہ ہے کہ اس کی اشاعت سے شورش ضرور ہوگی ۔ مگر توقع ہے کہ لڑ بھڑ کر خود ٹھیک ہو جائیں گے" ۔

(ارواح ثلاثہ، ص 84 از اشرفعلی تھانوی)

وہابی دیوبندی میٹرکس کے ایک حصہ کا مختصر جائزہ:

1 ۔ کہ جو بات میرے منہ سے نکلتی ہے وہ سب سن لیتا ہے اور جو خیال و وہم میرے دل میں گزرتا ہے وہ سب سے واقف ہے سو ان باتوں سے مشرک ہو جاتا ہے اور اس قسم کی باتیں سب شرک ہیں ۔

(تقویۃ الایمان، مطبوعہ دہلی، ص ۱۰)

حضرت کے سامنے جاتے مجھے ڈر معلوم ہوتا ہے کیونکہ قلب کے وساوس اختیار میں نہیں ہے اور حضرت ان پر مطلع ہو جاتے ہیں (تذکرۃ الرشید ص 227 ج 2)

2۔دور دراز کسی قبر کو زیارت کو آنا، اسکے آس پاس کے جنگل کا ادب کرنا شرک ہے۔

(تقویۃ الایمان، ص119،120)

خانقاہ میں بول و براز نہ کرتا تھا کہ شیخ کی جگہ ہے بلکہ باہر جنگل جایا کرتا تھا حتی کے لیٹنے اور جوتے پہن کر چلنے پھرنے کی ہمت بھی نہ تھی (ارواح ثلاثہ ص248)

3۔اس طرح جو کچھ مادہ کے پیٹ میں ہے۔اس کو بھی کوئی نہیں جان سکتا کہ ایک یا دو نر ہیں یا مادہ کامل ہے یا ناقص خوبصورت ہے یا بدصورت۔(تقویۃ الایمان، ص31)

ان کی حالت یہ تھی اگر کسی کے گھر میں حمل ہوتا اور وہ تعویز لینے آتا تو آپ فرمادیا کرتے تھے لڑکی ہوگا یا لڑکا۔اور جو آپ بتلا دیتے وہی ہوتا تھا۔

(ارواح ثلاثہ، ص175)

۴۔کوئی کشف کا دعوی رکھتا ہے۔کوئی استخارہ کا عمل سکھاتا ہے۔۔۔یہ سب جھوٹے دغا باز ان کے جال میں ہرگز نہ پھنسنا چاہیے۔

(تقویۃ الایمان، ص31)

وہابی دیوبندی مولوی رشید گنگوہی کے ایک واقعہ کا دفاع کرتے وقت لکھتا ہے۔

دراصل حضرت گنگوہی کی قوت کشف کی بات ہے ممکن ہے حضرت کے سامنے کشفاً پانی کی

کرواہٹ کی وجہ یہی ظاہر ہوئی اور اس کے لیئے یہ تدبیر فرمائی۔ (انکشاف، ص 202)

۵۔رسول ﷺ کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔

(تقویۃ الایمان، مطبوعہ دہلی، ص 57)

سامان سب کچھ ہوئے مگر چاہا ہوا بڑے میاں ہی کا ہوا اللہ تعالی کا اُن کے ساتھ خاص معاملہ تھا وہ کہاں ٹل سکتا تھا۔

(اضافات الیومیہ، ج 6، ص 250)

۶۔یعنی جن کو لوگ پکارتے ہیں ان کو اللہ نے کچھ قدرت نہیں دی، شرک کرنے والے بڑے احمق ہیں کہ اللہ قادر علیم کو چھوڑ کر اوروں کو پکارتے ہیں۔ (تقویۃ الایمان، 33,10)

مدد کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا　　نہیں ہے قاسم بیکس کا کوئی حامی کار

(قصائد قاسمی، مطبوعہ ملتان 8)

۷۔جس کا نام محمد یا علی وہ کسی چیز کا مختار نہیں (تقویۃ الایمان، ص 55)

مولوی عاشق میرٹھی "تذکرۃ الرشید" میں رشید احمد گنگوہی کے انگریز حکومت کے متعلق جذبات لکھتا ہے۔

جب میں حقیقت میں سرکار کا فرمابردار ہوں تو جھوٹے الزام سے میرا بال بیکا نہ ہوگا اور اگر مارا بھی گیا تو سرکار مالک ہے اسے اختیار ہے جو چاہے کرے۔ (تذکرۃ الرشید، جلد 1، ص 80)

۸۔ اور اس بات کی ان میں کچھ برائی نہیں کہ اللہ نے ان کو عالم میں تصرف کرنے کی کچھ قدرت دی ہو کہ جس کو چاہیں مار ڈالیں۔ (تقویۃ الایمان، ص 25)

اشرف علی تھانوی حافظ احمد حسین شاہجہانپوری کے ایک مسئلہ (حافظ صاحب نے ایک شخص کو بد عا دی وہ فوراً مر گیا) کا جواب دیتے وقت لکھتا ہے:

اگر آپ میں قوت تصرف ہے اور بدعا کرنے کے وقت آپ نے اسی قوت سے کام لیا تھا یعنی یہ خیال قصداً قوت کے ساتھ کیا تھا کہ یہ شخص مر جائے تب تو قتل کا گناہ ہوا اور چونکہ یہ قتل شبہ عمد اس لیے دیت اور کفارہ واجب ہوگا۔ (اشرف السوانح، جلد 1 ص 125)

۹۔ انسان آپس میں بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے سو اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے۔۔ اولیاء انبیاء امام اور امام زادے پیر اور شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر اللہ نے ان کو بڑائی دی وہ بڑے بھائی۔۔
(تقویۃ الایمان ص 80)

کوئی ضعیف الایمان بھی ایسی خرافات زبان سے نہیں نکال سکتا اور جو اس کا قائل ہو کہ نبی کریم ﷺ کو ہم پر اتنی ہی فضلیت ہے جتنی بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے۔ تو اس کے متعلق ہمارہ

عقیدہ ہے کہ وہ دائرہ ایمان سے خارج ہے (المہند ص 28)

10۔ ہر کسی کو چاہئے کہ اپنی حاجت کی چیزیں اپنے رب سے مانگے یہاں تک کے لون بھی اسی سے مانگے اور جوتی کی تسمہ جب ٹوٹ جائے وہ بھی اسی سے مانگے۔ (تقویۃ الایمان، ص ۲۳)

مخلص الرحمن نامی گنگوہی کے مرید کا واقعہ، عاشق علی میرٹھی کی زبانی:

ایک روز خانقاہ میں لیٹے ہوئے اپنے شغل میں مشغول تھے کہ کچھ سکر پیدا ہوا اور حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ کو دیکھا کہ سامنے سے تشریف لے جا رہے ہیں چلتے چلتے ان کو مخاطب بنا کر اس طرح امر فرمایا کہ دیکھو! جو چاہو حضرت مولانا رشید احمد صاحب سے چاہنا۔

(تذکرۃ الرشید، ج 2، ص 309)

ناظرین دیکھا آپ نے کس طرح میٹرکس کے جال میں دیوبندی مولوی پھنسے۔ یعنی وہ شکاری جو اس جال کی حفاظت پر معمور تھے خود کس طرح اسی جال میں پھنس کر اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ اس مختصر مضمون میں ہم نے اس جال کے صرف ایک حصہ پر ایک سرسری نظر ڈالی۔ باقی اگلے مضامین میں ہم اس خطرناک جال کے کچھ اور حصوں کا بھی جائزہ لیں گئیں، انشاء اللہ عزوجل

رضاخانی میٹرکس کا جواب

کچھ عرصہ پہلے کسی دیوبندی وہابی نے ایک مضمون سوشل نیٹ ورکس پر اور مختلف سائٹس پر پوسٹ کیا جس کا نام رضاخانی میٹرکس تھا۔ اس میں امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ اور اہلسنت و جماعت

پر اعتراضات کیے گئے تھے۔

سب سے پہلا اعتراض کیا گیا وہ "وصایا شریف" کی ایک عبارت پر تھا جس کا جواب کئی مرتبہ دیا جا چکا ہے مگر کیا کریں کچھ لوگ اپنی عادت سے مجبور ہوتے ہیں اس کے بعد اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے کچھ فتاوی جات نقل کیے جن کو "قواعد وضوابط" کا نام دیا گیا اس پر ہم صرف ایک حوالہ پیش کریں گے۔

اگر خانصاحب کے نزدیک بعض علمائے دیوبند واقعی ہی ایسے تھے جیسا انھوں نے سمجھا۔تو خانصاحب پر ان علمائے دیوبند کی تکفیر فرض تھی اگر وہ ان کو کافر نہ کہتے تو خود کافر ہو جاتے۔

(مولوی مرتضی حسن چاندپوری: اشد العذاب، ص 13)

دیوبندی عالم کا یہ اعتراف اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کو اس الزام سے بری کرتا ہے کے آپ نے خوامخواہ دیوبندی علماء کی تکفیر کی۔اس اعتراف کے بعد دیوبندیوں نے یہ عبارت اپنی کتاب سے نکال دی ہے۔جو اس بات کا ثبوت ہے آپ اپنی جگہ بالکل ٹھیک تھے۔

اس کے بعد مختلف اعتراضات کیے جن کے جواب مندرجہ ذیل ہیں

پیر مہر علی شاہ: نے بشر کہنے، نہ کہنے کے فرق پر فریقین کو اہل سنت کہا ہے تو ام المومنین صدیقہ اور امام بوصیری کے لحاظ سے اس فرق کو اہل سنت کے مابین دائر مانا ہے.... پھر اسی فتویٰ میں وہابیانہ طرز پر سرکار ﷺ کو بشر کہنے والوں کے خلاف یوں لکھا ہے کہ:

"اِن سے ہرگز ہرگز متصور نہیں کہ معاذ اللہ فرقہ ضالہ نجدیہ وہابیہ کی طرح صرف لفظ بشر کا اطلاق جائز کہیں" (مہر منیر: 454)

جس سے پتہ چلا کہ اس فتویٰ کے فریقین میں سے کوئی فریق بھی وہابی (دیوبندی) نہیں تھا۔ کیونکہ دیوبندی تو وہابی عقائد کو عمدہ عقائد مان کر وہابی ہی ہیں (فتاویٰ رشیدیہ) مگر پیر صاحب اُن کو فرقہ ضالہ مانتے ہیں، اور دیوبندی وہابی صرف لفظ بشر کا اطلاق، علی الاطلاق جائز کہتے ہیں، جب کہ اس فتویٰ میں ایسا اطلاق کرنے والوں کو وہابی اور گمراہ لکھا ہے۔

(فتویٰ کی وجہ ملتان میں خاصہ والے ایک پیر کا مولانا محمد یار فریدی سے اختلاف تھا)

....پیر صاحب نے دیوبندیوں اور غیر مقلدوں کی مرکزی بنیادی کتاب تقویۃ الایمان کو دیکھا تو صاف صاف لکھا کہ:

"پس جو آیات اصنام کے حق میں وارد ہیں، اُن کو انبیاء اور اولیاء صلوت اللہ وسلامہ علیہم اجمعین پر حمل کرنا یہ قرآن مجید کی تحریف ہے جو قبیح تحریف ہے اور یہ دین کی بہت بڑی تخریب ہے جیسا کہ صاحب تقویۃ الایمان اس کا مرتکب ہوا ہے" ۔(اعلاء کلمۃ اللہ: 171)

یہ خوارج کا فعل ہے (بخاری شریف)۔ پس قائلین تقویۃ الایمان کا خارج از اہل سنت (یعنی خارجی) ہونا اس فتوے سے ظاہر ہے۔ بظاہر بے علمی والی آیات واحادیث پر ضد کرنے والے کو وہ ضال ومضل کہتے ہیں۔ (اعلاء کلمۃ اللہ)۔ اور یہ تقویۃ الایمان اور براہین قاطعہ ماننے والوں پر فتویٰ ہے۔

اور اگر آپ غلام خان اور سرفراز صفدر کے پیر حسین علی واں بھچراں کا پیر مہر علی شاہ سے ہونے والے مناظرے کی روئیداد بھی دیکھ لیتے تو کیا خوب ہوتا کہ علم غیب، ندائے یارسول اللہ، یا شیخ عبدالقادر جیلانی، سماع موتی پر کیسے شروع اور کیسے ختم ہوا؟ (مہر منیر: 437_440)

پیر کرم شاہ بھیروی نے فروعی مسائل پر تکفیر سے روکا ہے۔ اور خود پیر کرم شاہ کی صراحت ہے کہ

مقدمہ ضیاء القرآن میں گستاخان رسول ﷺ یعنی گستاخانہ عبارات کے قائلین اِس عبارت میں مراد نہیں ہیں۔ بلکہ خود کو دیوبندی کہنے والے (یا دیوبند کے پڑھے ہوئے) وہ علماء مراد ہیں جو گستاخانہ عبارت سے بے خبر و غافل ہیں۔

مقدمہ ضیاء القرآن میں مذکور اہل سنت کے داخلی اختلاف میں وہ لوگ شامل نہیں جو کفر و ضلالت کا التزام کر چکے، ہاں محض لزوم کفر اور لزوم ضلالت والے خطا کار افراد، اسلام و سنیت سے خارج نہیں ہوتے۔ خود پیر صاحب سے یہی سوال پوچھا گیا تھا۔ ماہنامہ ضیائے حرم نومبر 2004ء ہی میں لکھا ہے:

آپ سے ایک مرتبہ سوال کیا گیا کہ:...."مقدمہ ضیاء القرآن میں اہل سنت والجماعت کے جن گروہوں کے باہمی اختلافات کا ذکر ہے، اُن سے مراد کون ہیں؟۔

آپ نے فرمایا:...."اُن سے مراد گستاخانِ رسول نہیں، جو رسول ﷺ کا گستاخ ہے، اُس کا شمار اہل سنت میں تو کجا، اہل اسلام میں ہی نہیں کیا جا سکتا"۔

(ماہنامہ ضیائے حرم نومبر 2004ء:ص:14، از حافظ احمد بخش مصنفِ "جمال کرم")

اور رسول اللہ ﷺ کے گستاخوں کی نشاندہی بھی پیر صاحب نے خود کر دی ہے۔ ملاحظہ ہو:

تحذیر الناس میری نظر میں: (ضیائے حرم، 1986 اکتوبر)

ص:28۔ بڑی ڈھٹائی سے دنیا کو بتایا جاتا کہ دین اسلام کا داعی (العیاذ باللہ) بے علم یا کم علم تھا۔

ص:29۔ کہتے کہ تم ہزاروں میل دور سے جنہیں یا رسول اللہ کہہ کر پکارتے ہو، انہیں تو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہ تھا۔

ص:56۔ حضور کو اپنے جیسا بشر یا زیادہ سے زیادہ بڑا بھائی کہنے کہلوانے پر اصرار کیا جاتا۔ اور یہ کہنے اور غرانے والے وہ لوگ تھے جو اپنے آپ کو دیوبندی کہتے۔

ص:56۔ تحذیر الناس میں متعدد ایسی عبارتیں ہیں جو عقیدہ ختم نبوت کے بارے میں اپنے قاری

کوتذبذب میں مبتلا کردیتی ہیں.... لیکن.... یہ کہنا درست نہیں سمجھتا کہ مولانا نانوتوی عقیدہ ختم نبوت کے منکر تھے۔(ہمارا موضوع عبارات نانوتوی ہیں، اُس کا عقیدہ نہیں)۔

تفسیر ج 2 ص 684 قرآن کریم کی ان آیات طیبات اوران احادیث صحیحہ کے بعد ہم کسی سے اپنے مومن ہونے کے لئے یہ ماننے یا زبان پرلانے کے لئے بھی تیار نہیں ہیں کہ شیطان کا علم فخر عالم کے علم سے زیادہ یا ایسا علم تو گاوخر اور ہر سفیہ کو بھی حاصل ہے۔

پیر نصیر الدین گولڑوی:

تقویۃ الایمان 288.289.290 صراط مستقیم 284.285، بلغۃ الحیر ان 274.276، براہین قاطعہ 282، مرثیہ گنگوہی 299.300.302.304 کی گستاخیوں کو ظاہر کر چکا۔(راہ ورسم منزل ہا: صفحات محولہ بالا)۔کافر نہ لکھا مگر گستاخ رسول لکھا۔یہ بھی کافر ہی لکھنا ہوا(ص 259)۔بس ایک لفظ ظاہر کر کے لکھنے کی بجائے اپنی مصلحت سے چھپا کر لکھ گئے۔

تبلیغی جماعت کے متعلق لکھا:"یہ جماعت بھی وہابی مسلک کا پرچار کرتی اوراسی کی نمائندہ وعلمبردار ہے"۔(321)۔

ہمیں اُن کے تفردات وتذبذبات سے اختلاف ہے اور اُن کا مطالعہ وسیع مان بھی لیں تو بھی اُس کے سطحی وسرسری ہونے کے ثبوت بھی ملتے ہیں۔

لطمۃ الغیب:286:"میں بریلوی نہیں ہوں"۔....ص:287:"میرے دوسرے استاد حضرت مولانا فیض احمد صاحب مدظلہ العالی مولانا مہر محمد اچھروی علیہ الرحمۃ کے شاگرد اوروہ براہ راست مولانا غلام محمد گھوٹوی کے شاگردوں میں سے تھے"۔(موخر الذکر دونوں حضرات پیر مہر علی شاہ کی وفات 1937ء کے بعد 1942ء میں بھی حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر تھے اور مولانا محمد عمر اچھروی سے مناظرہ

کرتے تھے، روئداد کیلئے مقیاس الصلوٰۃ کا آخر ملاحظہ ہو، پس وہ بظاہر سنی اور بباطن وہابی تھے، اور اول الذکر نے پیر مہر علی شاہ کی کتاب سیف چشتیائی سے محمد بن عبدالوہاب کا ذکر خارج کر کے تحریف کر کے وہابیت نوازی کی اور پھر جب اس نے گولڑہ شریف کا مسلک بریلوی ماننے سے انکار کیا تو حضرت بابو جی نے دھڑلے سے کہا کہ ہم ہیجڑے نہیں ہیں ،ہم بریلوی ہیں.....بہر حال غلام محمد گھوٹوی اور (مہر محمد اچھروی کے شاگرد) فیض احمد کسی کو تو غیر بریلوی بنانے میں کامیاب ہوئے۔ یہ آستانہ گولڑہ شریف کا المیہ ہے کہ ایسے مولوی وہاں اہمیت حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے اور کیا جو کیا۔ والی اللہ المشتکیٰ)۔

طاہر القادری: جمہور اہل سنت اُس کو گمراہ کہہ کر مسترد کر چکے ہیں۔
قائد اعظم کی نماز جنازہ پڑھانے سے پہلے شبیر عثمانی امیر ملت پیر جماعت علی شاہ کے ہاتھ پر بظاہر توبہ کر چکا تھا۔....

ایم کیو ایم کے عمر فاروق کی نماز جنازہ میں شامل ہونے والے بے خبری میں پھنس گئے کہ کوئی سنی عالم نماز پڑھائے گا پھر صف میں بطور مصلحت بظاہر کھڑے رہے ہوں گے مگر مولوی اسد تھانوی نے نماز جنازہ کے بعد دعا مانگ کر یہ نہیں بتایا کہ وہ دھوکہ سے سنی عالم بن کر نماز پڑھا گیا ہے۔

اس پوسٹ کو تیار کرنے میں سعیدی بھائی اور رانا بھائی کے تعاون کا بے حد مشکور ہوں